ازعدالت عظمی

ہریانہ اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی اور دیگر

بنام

روچیرا کریمکس اور دیگر

23اکتوبر 1996

[بی پی جیون ریڈی اور کے وینکٹا سوامی، جسٹسز]

ہریانہ اربن ڈیولپمنٹ اتھارٹی ایکٹ:

دفعہ 17(3)، 17(4)—صنعتی رقبہ—حصہ—قسط کی رقم کی عدم ادائیگی—جرمانے کا نوٹس اور ذاتی سماعت کے بارے میں اطلاع—فریق کبھی پیش نہیں ہوا—رقبہ دوبارہ شروع ہوا اور رقم جمع کروائی گئی—حکم نامے کے خلاف اپیل خارج کر دی گئی—عرضی درخواست دائر کی گئی—ہائی کورٹ نے پارٹی کی مالی سختی، پارٹی کی بقیہ رقم ادا کرنے کی تیاری اور رضامندی اور واجب الادا رقم پر سود کو کم کرنے کی بنیاد پر اس کی اجازت دی—اپیل پر، زیر سماعت: یہ ہائی کورٹ کے لیے کھلا نہیں تھا پہلی بار مالی سختی کی درخواست—ہائی کورٹ یہ نوٹس کرنے میں ناکام رہی کہ فریق اس کے ذریعہ کی گئی قسطوں کی ادائیگی نہ کرنے کا قصوروار ہے—مالی سختی کی غیر تصدیق شدہ اور غیر مصدقہ درخواست کی بنیاد پر مداخلت، عدالت توہین آمیز طرز عمل کی حوصلہ افزائی کرے گی اور اقرار نامہ کی خلاف ورزی—ہائی کورٹ کی طرف سے کوئی ایسی دریافت ریکارڈ نہیں کی گئی کہ اسٹیٹ آفیسر نے جو طریقہ کار اختیار کیا وہ یا تو قانونی دفعات کے مطابق نہیں تھا یا قدرتی انصاف کے اصولوں کے منافی تھا۔

آئین ہند1950

آرٹیکل226—عدالتی جائزے کا اختیار—عدالت عالیہ صرف طریقہ کار کی درستگی کا جائزہ لے سکتی ہے—یہ اپیلٹ اتھارٹی کی طرح تنازعہ کی خوبیوں میں نہیں جا سکتی۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13187 آف1996۔

1995 کے سی ڈبلیو پی نمبر 14676 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 11.3.96 کے فیصلے اور حکم سے۔

درخواست گزاروں کے لیے رویندر بانا

جواب دہندگان کے لیے پی پی راؤ اور سی کے سچاریتا

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

فریقین کے فاضل وکلاء سنا۔

منظوری دی گئی۔

مدعا علیہ کو ایک صنعتی رقبہ مختص کیا گیا تھا۔ اسے شروع میں قیمت کا 25 فیصد اور بقایا 6 مساوی قسطوں میں ادا کرنا پڑتا تھا۔ اس نے صرف پہلی قسط ادا کی لیکن باقی نہیں۔ ہوداا یکٹ کی دفعہ 17(3) کے تحت 5.9.94 پر اسے وجہ بتاؤ نوٹس دیا گیا تھا۔ جرمانہ عائد کرنے کی تجویز کا نوٹس بھی جاری کیا گیا۔ ان نوٹسوں کو اس پر جاری نہیں کیا جا سکا اور اس لیے نوٹسوں کو چپکانے کے ذریعے جاری کیا گیا۔ ذاتی سماعت فراہم کرنے والا 10.1.95 کا نوٹس بھی دیا گیا تھا۔ جواب دہندہ کبھی پیش نہیں ہوا۔ اس کے مطابق ایکٹ کی دفعہ 17(4) کے تحت رقبہ دوبارہ شروع کیا گیا اور جمع کی گئی رقم ضبط کر لی گئی۔ مدعا علیہ کی طرف سے پیش کی گئی اپیل کو اپیلٹ اتھارٹی نے مسترد کر دیا تھا جس نے کہا تھا کہ اگرچہ مدعا علیہ کو کئی نوٹس جاری کیے گئے تھے، لیکن وہ خدمت سے بچ رہا ہے۔ اس نے اپیل کو یہ کہتے ہوئے مسترد کر دیا کہ مدعا علیہ کی طرف سے کیے گئے مسلسل کوتاہی کے پیش نظر، اپیل میں مداخلت کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ اس لیے مدعا علیہ نے ایک عرضی درخواست کے ذریعے پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ سے رجوع کیا۔ اس نے کچھ مالی مشکلات کا اظہار کیا۔ مذکورہ درخواست کی درستگی کے بارے میں نتیجہ ریکارڈ کیے بغیر یہ فرض کرتے ہوئے کہ یہ دلیل کی خاطر کہ عرضی درخواست میں اس طرح کا کورس جائز ہے، عدالت عالیہ نے عرضی درخواست کی اجازت دی" درخواست گزار کی مالی سختی، فریقین کے مفاد، درخواست گزار کی بقیہ غیر ادا شدہ رقم کی ادائیگی اور تنازعہ کو ختم کرنے کے لیے آمادگی اور آمادگی کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ عدالت عالیہ نے مزید ہدایت دی کہ واجب الادا رقم پر صرف 10 فیصد سالانہ سود لیا جائے گا نہ کہ 18 فیصد کی شرح سے جیسا کہ اتھارٹی نے مدت کے ایک حصے کے لیے حساب کیا ہے۔

ہماری رائے ہے کہ ایک عرضی درخواست میں یہ پہلی بار مالی سختی کی درخواست پر غور کرنے کے لیے عدالت عالیہ کے لیے کھلا نہیں تھا۔ مدعا علیہ، جس نے بار بار نوٹسوں کا جواب نہیں دیا تھا اور اسے پیش کردہ ذاتی سماعت سے فائدہ نہیں اٹھایا تھا، کو پہلی بار عدالت عالیہ کے سامنے اس طرح کی مالی سختی کی استدعا کرنے کی اجازت نہیں دی جا سکی۔ درحقیقت عدالت عالیہ اس طرح کی عرضی پر غور نہیں کر سکتی تھی۔ اس عدالت کی طرف سے بار بار یہ فیصلہ دیا گیا ہے کہ آرٹیکل 226 کے تحت اختیار عدالتی جائزے کا اختیار ہے۔ عدالت عالیہ صرف طریقہ کار کی درستگی کا جائزہ لے سکتی ہے۔ یہ اپیلٹ اتھارٹی کی طرح تنازعہ کی خوبیوں میں نہیں جا سکتا۔ اس معاملے میں عدالت عالیہ کی طرف سے کوئی نتیجہ درج نہیں کیا گیا ہے کہ اسٹیٹ آفیسر کی طرف سے اپنایا گیا طریقہ کار یا تو قانونی توضیعات مطابق نہیں تھا یا قدرتی انصاف کے اصولوں کی خلاف ورزی تھی۔ عدالت عالیہ نے واضح طور پر ایک اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر کام کیا اور وہ بھی ایک فلاحی اپیلٹ اتھارٹی کے طور پر۔ آئین کے آرٹیکل 226 کے تحت کسی بھلائی کی گنجائش نہیں ہے۔ اگر عدالت قانون سے الگ ہو

جاتی ہے اور بھلائی کے میدان میں داخل ہو جاتی ہے تو خطرات اور نقصانات بیان کرنے کے لیے بہت زیادہ ہیں۔ فیصلہ کرنے کے کوئی معروضی معیارات نہیں ہوں گے۔ انصاف ذاتی ہو جاتا ہے۔ یہ جج سے جج میں مختلف ہوگا۔ کسی بھی طریقہ کار کی بے ضابطگی کی عدم موجودگی میں، عدالت عالیہ کے پاس اس معاملے میں مداخلت کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں تھا۔ عدالت عالیہ یہ بھی مشاہدہ کرنے میں ناکام رہی کہ مدعا علیہ اس کی طرف سے کی گئی قسطوں کی ادائیگی نہ کرنے کا مجرم ہے۔ مالی سختی کی غیر تصدیق شدہ اور غیر مصدقہ درخواست کی بنیاد پر مداخلت کر کے، عدالت متضاد طرز عمل اور ذمہ داریوں کی خلاف ورزی کی حوصلہ افزائی کرے گی۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ عدالت عالیہ کے فیصلے کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔ مدعا علیہ کی طرف سے دائر عرضی درخواست مسترد ہو جائے گی۔ کوئیا ضراجات نہیں۔

جی۔این۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document